رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اللھم ربی الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۱۱ مئی سنہ ۱۹۱۸ء | شنبہ | مطابق ۲۹ - رجب سنہ ۱۳۳۶ ہجری | نمبر ۸۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۴ تاریخ کی صبح کو لاہور پہنچکر سات کی شام تک احمدیہ ہوسٹل میں فروکش رہے۔ ۵ تاریخ دو ڈاکٹروں سے طبی مشورہ لیا گیا۔ اور حلق وناک میں بجلی لگوائی گئی۔ ڈاکٹروں نے تبدیلی آب وہوا کے لئے پہاڑی مقام کے مقابلہ میں ساحلی جگہ کو ترجیح دی۔ اس لئے حضور سات تاریخ رات کی گاڑی دہلی روانہ ہوگئے جہاں جناب حکیم اجمل خانصاحب سے مشورہ لینے کی خاطر ایک دن ٹھہریں گے۔ اور پھر بمبئی کے قریب ایک ساحلی مقام کو جس کا نام بندرا ہے تشریف لے جائینگے۔

ہفتہ مختتمہ ۹ مئی میں پچاس مہمان تشریف لائے

اخبار احمدیہ

صداقت مسیح موعود کا ایک نشان

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کا گاؤں جوڑہ فیروزپور سے چند کوس پر واقع ہے۔ وہاں صاحب موصوف کے والد بزرگوار چودھری نظام الدین صاحب سلسلہ تبلیغ جاری رکھتے ہیں۔ ایک دن انھوں نے اپنے ایک رشتہ دار کو جو مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کا دلدادہ اور آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں حصہ لیتا رہتا تھا۔ کہا کہ رات کو نفل پڑھکر دعا کرکے سو جایا کرے۔ تا حضرت مسیح موعود کے متعلق اللہ تعالےٰ کوئی اشارہ فرمادے چنانچہ ایسا کرنے پر اس شخص کو رویا دکھایا گیا اور وہ رویا اپنے مسجد میں بیٹھکر ایک مجمع

وقت دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے علیل ہونیکی وجہ سے چونکہ ہم حضور کے روحانی فیوض اور ایمان پرور ارشادات سے محروم ہو رہے ہیں اس لئے احباب کو چاہیے کہ نہایت خشوع وخضوع کیساتھ حضور کی کامل صحت وتندرستی کیلئے خاص طور پر دعاؤں میں مشغول رہیں۔ اس موقعہ پر میں احباب کو قبولیت دعا کے ان طریقوں کے مطابق دعا کرنیکا مشورہ دیتا ہوں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے فرمودہ ایک رسالہ کی صورت میں چھپکر شائع ہوچکے ہیں۔ اگر کسی غیر مستطیع بھائی کے پاس یہ رسالہ نہ ہو تو وہ صرف محصول ڈاک بھیجکر مجھ سے منگوالیں۔ ایسے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے دعا کرنے کی خاطر یہ رسالہ مفت بھیجا جائیگا۔

خاکسار ایڈیٹر الفضل

میں بیان کیا۔ وہ رویا یہ ہے کہ اس نے دیکھا کہ موضع جوڑہ کی مسجد میں جناب مرزا صاحب تشریف فرما ہیں۔ اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ہاتھ جوڑے ان کے سامنے کھڑے ہیں اور معافی کی درخواست کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ نے یہ قصور میرا نہیں کیا۔ بلکہ میرے بھیجنے والے احکم الحاکمین کا کیا۔ جس نے مجھے ایک معلم بنا کر دنیا میں بھیجا تھا۔

چودھری صاحب فرماتے ہیں کہ اس نے مخالفت تو چھوڑ دی ہے۔ مگر برادری سے قطع تعلق کے خوف سے بیعت کرنے میں فی الحال متامل ہے۔ برادران سلسلہ سے اس کے حق میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار فرزند علی فیروزپور شہر)

موودھا ضلع ہمیرپور میں تبلیغ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی لکھتے ہیں کہ کانپور سے ۲۵۔ اپریل کو موودھا جو ضلع ہمیرپور کا مشہور قصبہ ہے۔ وہاں پہنچے ایک تقریر ہوئی فرداً فرداً بھی لوگوں کو سمجھایا گیا۔ وہاں ایک عیسائی مشن قائم ہے۔ جہاں ایک امریکن مشنری متعین ہے۔ اس سے ملاقات ہوئی تبلیغ کی ایک رسالہ بغرض مطالعہ دیا۔ ۲۹۔ کو لکھنؤ پہنچے۔

لکھنؤ میں تبلیغ

جناب میرزا کبیرالدین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ یکم مئی ۱۹۱۹ء کو جعفر منزل لکھنؤ میں زیر صدارت جناب سید علی اوسط صاحب رئیس و بیرسٹر لکھنؤ مولنا حافظ روشن علی صاحب نے نماز مغرب کے بعد شروع کر کے دس بجے شب تک اسلام و ضرورت مصلح کے عنوان سے تقریر فرمائی۔

جماعت کلکتہ

برادر محمد نواز خانصاحب کلکتہ سے ۳ مئی کو لکھتے ہیں۔ کہ کلکتہ کی جماعت بحمد اللہ نہایت باقاعدہ ہو گئی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب روزانہ درس قرآن دیتے ہیں۔ گذشتہ اتوار مولوی صاحب ویلنگٹن اسکویر گئے۔ جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ تقریریں کیا کرتے ہیں۔ وہاں ایک برہمو پنڈت اور حنفی مولوی کے درمیان مناظرہ ہو رہا تھا۔ پنڈت صاحب کا طرز و لہجہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے نہایت عامیانہ تھا۔ اسی طرح حنفی مولوی صاحب کا طرز جواب دینے میں پسندیدہ نہ تھا اور جواب بھی ان سے نہ بن پڑتا تھا۔ ہندو لوگ خوش ہو کر تالیاں بجاتے تھے۔ مناظرہ کے خاتمہ پر ہمارے مولوی صاحب نے دونوں کی تقریروں پر ریویو کیا۔ لوگ آپ کے بیان سے محظوظ ہوئے۔ اور آپ سے تقریر کرنے کی خواہش کی۔ جو اگلے اتوار کو ہو گی۔

نتائج امتحان یونیورسٹی

کسی گذشتہ اشاعت میں قادیان سے مولوی فاضل و مولوی عالم میں شامل ہونے والے نوجوانوں کے نتائج امتحان کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قاضی محمد نذیر صاحب منشی فاضل کوروال ضلع سیالکوٹ مولوی فاضل میں اور حافظ نورالدین صاحب سرینگر مولوی عالم میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اسی طرح برادر محمد شفیع صاحب بی اے بھیروی اور ماسٹر رحیم بخش صاحب ایم اے بی۔ ٹی کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللھم زد فزد

ولادت

شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب بی اے بی ٹی کے ہاں ۴۔ مئی کو لڑکا پیدا ہوا خداتعالےٰ مبارک کرے۔

ہندوستان میں دورہ کرنیوالے وفد کا پروگرام

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے لکھنؤ سے ۴۔ مئی کو اپنا پروگرام بھیجتے ہیں۔ جس کا صرف اسی قدر حصہ اب قابل اشاعت ہے کہ یہ وفد ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ مئی کو جیند و سی۔ ۱۴۔ ۱۵ مئی علیگڈھ میں ہوگا۔

دعا صحت

برادر عبدالرحمٰن .... چٹھی رساں بھینی بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

نماز جنازہ

سیٹھ احمد صاحب مدراس جو پرانے مخلص تھے حاجی عبدالقادر صاحب شاہجہانپور کی اہلیہ و حسین محمد زمیندار شادیوال کی والدہ مولوی محمد عبدالجلیل صاحب ممیز دار تعمیرات ویگل و برادر شکرالدین صاحب گھنوکی ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب نماز جنازہ پڑھیں

درس قرآن کریم کے نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس قرآن کریم کے لئے ہوئے نوٹوں کو احباب جس قدر اشتیاق اور فرحت کے ساتھ ملاحظہ کرتے ہیں۔ اس سے ہم اچھی طرح آگاہ ہیں۔ گذشتہ ایام میں جب اس سلسلہ کو کچھ عرصہ جاری رکھ کر اس وجہ سے معرض التوا میں ڈالنا پڑا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد پورے چار صفحوں پر شائع کرنے کا تھا۔ تا احباب آسانی کے ساتھ اخبار سے الگ کر سکیں۔ مگر وقتی مضامین کے باعث چار صفحوں کی گنجائش نکالنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ تو کئی احباب کے نہایت بیتابانہ خطوط آئے۔ جنہوں نے اس سلسلہ کو مسلسل جاری رکھنے پر زور دیا۔ اس وقت چونکہ احباب خطبہ جمعہ کے رنگ میں ہر ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات سے مستفیض ہوتے رہتے تھے اس لئے اسی پر اکتفا کرنا پڑا لیکن اب جبکہ حضور کی علالت کی وجہ سے خطبات کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ناظرین الفضل کی روحانی غذا کے لئے درس قرآن کریم کے نوٹ شائع کئے جائیں چنانچہ گذشتہ پرچہ سے یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ خداتعالیٰ ہمیں اس کے جاری رکھنے کی توفیق دے۔ تاکہ جس قدر نوٹ ہم نے قلمبند کئے ہوئے ہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تشریف آوری سے قبل شائع کر دیں اور حضور کے درس شروع کرنے پر ساتھ کے ساتھ شائع کرتے رہیں۔

درس قرآن کریم کے نوٹوں کے متعلق ایک نہایت ضروری گذارش ہم پہلے بھی کر چکے ہیں۔ اور اب پھر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ ایک بہت مشکل اور بڑا نازک کام ہے اس لئے اگر ان نوٹوں میں کوئی غلطی یا فروگذاشت پائی جائے تو اسی ہماری طرف منسوب کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ذات والا صفات ہرگز اس کی ذمہ وار نہ ہو گی۔ کیونکہ یہ نوٹ حضور کی نظر ثانی کے بغیر اپنے فہم اور سمجھ کی بنا پر شائع کئے جاتے ہیں۔ اور سہو تحریر و نقص فہم بشریت کے لوازمات میں سے ہیں جن سے بری ہونے کا ہمیں دعویٰ نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب کسی غلطی سے مطلع کریں گے تو ہم بڑی خوشی سے اس کی اصلاح کرنے پر آمادہ رہیں گے۔ اور مزید برآں شکرگذار بھی ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء

لاہور میں امداد جنگ کیلئے جلسہ

اہلِ پنجاب کی فوری کوشش کی ضرورت

۴ ماہ حال کو زیر صدارت سر مائیکل اوڈوائر بہادر لفٹیننٹ گورنر پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ بڑی شان و شوکت اور نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ہوا۔ جس میں ممبران لوکل لیجسلیٹو کونسل۔ سرکاری اعلےٰ عہدہ داران۔ فوجی افسران۔ رؤسا۔ درباریان اضلاع پنجاب اور بعض اخبارات کے قائم مقام شامل تھے۔

پورے ساڑھے سات بجے ہزآنر کے تشریف لانے پر تمام حاضرین جنہیں مختلف بلاکوں میں بٹھلا دیا گیا تھا۔ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ ہزآنر سیدھے سٹیج پر تشریف لیگئے۔ اور ایک آدھ منٹ زریں کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد اپنی افتتاحی تقریر پڑھنی شروع کی۔ جس میں جنگ کی موجودہ حالت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے۔ اہل پنجاب کو پورے زور اور ساری کوشش کیساتھ جنگ میں مدد دینے کیطرف توجہ دلائی۔ دوران تقریر میں آپ نے حضور ملک معظم کا وہ پیغام جو ۴ مئی کے "الفضل" میں درج ہو چکا ہے۔ جب پڑھنا شروع کیا تو تمام حاضرین نے ازراہ تعظیم کھڑے ہو کر سنا۔

ہزآنر کی افتتاحی تقریر

ہزآنر نے دیگر نہایت اہم اور ضروری باتوں کے علاوہ اہل پنجاب کے دل پر نہایت گہرا اثر کرنے اور پوری طاقت اور ہمت دکھانے کے متعلق جو تقریر فرمائی۔ وہ پنجاب پر حملہ کا خطرہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ "وزیر اعظم نے ہمیں بتایا ہے کہ ممکن ہے۔ ہمیں حملہ کی صورت میں ہندوستان کی مقدس سرزمین کو بچانے کی ضرورت پیش آئے۔ ان کے الفاظ سے گہرا اور عالمگیر خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن یقین دلایا گیا ہے۔ اور میں نے خود یقین دلایا ہے۔ کہ یہ خطرہ چنداں قریب نہیں ہے۔ اور اب بھی میں اس کا اعادہ کرتا ہوں۔ مگر اس کے باوجود یہ خطرہ یقینی ہے ہز ایکسیلنسی ویسرائے نے اپنی دہلی کی تقریر میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔ کہ دشمن کے لیے مشرق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور ہمیں اپنی حفاظت کرنا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا ہے۔ کہ اگرچہ جرمنی نے ابھی تک ہندوستان کیطرف کوئی فوجی نقل و حرکت نہیں کی۔ اور نہ وہ فی الحال کر ہی سکتا ہے۔ مگر جیسا کہ اسکی عادت ہے۔ اس نے وسط ایشیا میں سازش کا جال پھیلا دیا ہے۔ اور بنے ہوئے کام کو بگاڑ کر رکھ دینے والے ایجنٹ اس طرف روانہ کر دیئے ہیں۔ اور آخیر میں وزیر اعظم نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔ کہ جب اس کے لئے اس طرح رستہ صاف ہو جائیگا۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے میں دریغ نہ کریگا۔ اس موقعہ پر ہزآنر نے رومانیہ اور اٹلی میں جرمنوں کی سازشوں کے نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگر جرمنوں کو موقع ملے۔ تو وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اب انہیں مشرق کی طرف ضرب لگانے کا موقعہ حاصل ہے۔ میں خطرہ آفرین نہیں ہوں۔ اور میں اس خطرہ کے متعلق مبالغہ آمیزی سے کام نہیں لینا چاہتا۔ اسی لئے میں نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ مگر میں آپ کو موجودہ صورت واقعات سے واقف کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آج سے چھ ماہ پیشتر مجھ سے حملے کے امکان کے متعلق رائے پوچھی جاتی۔ تو میں جواب دیتا۔ کہ ایسا خیال بالکل فضول ہے۔ لیکن اگر آپ اس وقت مجھ سے وہی سوال کریں۔ تو میں کہوں گا کہ واقعی یہ خطرہ ہے۔ اور ایسا خطرہ ہے۔ جسکا ہمیں مقابلہ کرنا چاہیئے"۔

ہزآنر نے اس خطرہ کو بیان فرماتے ہوئے اہل پنجاب کو ان الفاظ میں مخاطب کیا۔ کہ یاد رکھیئے حملہ کی پہلی زد پنجاب ہی پر پڑیگی۔ اس سے قبل ہندوستان پر جو حملے ہوئے۔ ان کا حال آپکو معلوم ہوگا۔ اور آپ نے سنا ہوگا۔ کہ راوی میں خون کا دریا بہا اور کشتوں کے پشتے لگ گئے۔

ہزآنر نے جرمن مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اہل بلجیم پر جو مظالم توڑے گئے۔ اور جن کی داستان نہایت دردناک اور ناگفتہ بہ ہے۔ ان کی شہادت میں وہاں کے کثیر التعداد زن و مرد اور بچے اسوقت ملک میں موجود ہیں۔ اور اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وحشت کو اسکی تہذیب کس قدر تند اور خونخوار بنا دیتی ہے۔ تو اس رپورٹ کا مطالعہ کیجئے۔ جو برائیس کمیٹی نے مظالم بلجیم پر شائع کی ہے۔ اس کے بعد ان مناظر کو لاہور اور امرتسر کے بازاروں کیطرف منتقل کیجیئے۔ اس سے آپ پر حقیقت حال منکشف ہو جائیگی۔

اس کے بعد ہزآنر نے اہل پنجاب کو سلف گورنمنٹ کے قابل ثابت کرنے کے متعلق کہا۔ آپ میں سے بعض حضرات ایسے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں ذمہ وار سلف گورنمنٹ کی تجویز کو مکمل صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ قدرتاً ایک شریفانہ خیال ہے۔ لیکن اگر آپ اس برکت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو اپنے تئیں ملک کو اجنبی حملہ سے بچانے کے قابل ثابت کرنا چاہیئے لیکن اسمیں اگر آپ ناکام رہیں۔ تو سلف گورنمنٹ کی تجویز محض ایک خواب و خیال ثابت ہو گی۔ اس امکان کے خیال سے کیا کوئی شخص ایسا ہے۔ جو ہز میجسٹی ملک معظم کے اپیل پر توجہ نہ کرے۔ اگر یہاں کوئی ایسا شخص ہو۔ جو اس امر کی حقیقت سے ناآشنا

نہ ہو کہ اگر ہم اندرونی منازعات کیوجہ سے اپنے دشمن کا مقابلہ کرنیکی تیاری نہ کر سکیں۔ تو وہ صرف ہم سے مثل نفیس چیز ہی نہیں چھین لیگا بلکہ ایسی اہم چیزیں بھی ہتھیا لیگا جن کے متعلق ہم سب متفق الرائے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میں نے ہر شخص کو امور تنقیح طلب سے آگاہ کر دیا ہے اور آج اس جلسہ کے انعقاد کی صرف یہ وجہ ہے کہ آپ ہندوستان اور پنجاب کو ان خطروں سے بچانے میں مدد دیں۔

اس کے بعد اہل پنجاب کے لئے جنگ میں مدد دینے کے متعلق مندرجہ ذیل نظام عمل بیان فرمایا (۱) باقاعدہ فوج کیلئے دو لاکھ آدمی۔ (۲) اگر ممکن ہو۔ تو رضاکارانہ طریق سے بھرتی کیجائے ورنہ بشرط ضرورت جبری فوجی خدمت (۳) انڈین ڈیفنس فورس کے لئے دو ہزار آدمی (۴) جنگی چندے کے لئے بیش از بیش کوشش (۵) مقامی وسایل کی نشو و نما کے لئے زیادہ سے زیادہ جد و جہد (۶) اور خدا کے فضل سے آخری فتح

اخیر میں ہز آنر نے مندرجہ بالا امور کے طریق عمل کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

پہلا ریزولیوشن

ہز آنر کی افتتاحی تقریر کے خاتمہ پر پہلا ریزولیوشن راجہ نریندر ناتھ صاحب نے بایں الفاظ پیش کیا کہ "یہ جلسہ ہز آنر لفٹیننٹ گورنر کو اجازت دیتا اور ان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ہز ایکسلینسی وائسرائے کے توسط سے حضور ملک معظم قیصر ہند کے خسروانہ پیغام کے متعلق پنجاب کا وفادارانہ پیغام پہنچائیں۔ اور یقین دلائیں۔ کہ پنجاب اس نہایت نازک وقت میں جس سے سلطنت گذر رہی ہے۔ اپنی انتہائی وسعت تک فرائض کی بجا آوری کے تسلسل کو جاری رکھنے کا عزم بالجزم کر چکا ہے"۔

یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے راجہ صاحب موصوف نے مختصر گر پر زور تقریر اردو میں کی۔ اور ان کے بعد آنریبل میاں محمد شفیع صاحب نے بھی اردو ہی میں نہایت عمدہ اور زبردست تائیدی تقریر کی۔ پھر سردار نہال سنگھ صاحب جوڈیشل سکرٹری پٹیالہ نے انگریزی میں مولوی رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ کونسل بہاولپور نے اردو میں۔ چیف منسٹر صاحب جیند۔ اور عبدالحمید خاں صاحب چیف سکرٹری کپورتھلہ نے انگریزی میں اور ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اردو میں تائیدی تقریریں کیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ملک معظم کے حضور میں پنجاب کی آواز کو اردو نظم میں پیش کیا۔

اسکے بعد ہز آنر نے ریزولیوشن پیش کیا۔ جو بالاتفاق منظور ہوا۔

دوسرا ریزولیوشن

دوسرا ریزولیوشن میجر ملک عمر حیات خانصاحب نے مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا۔

اس جلسہ کی رائے ہے۔ کہ

(ا) اس سال میں جو یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے شروع ہوتا ہے۔ پنجاب دو لاکھ رنگروٹ بہم پہنچائے جن میں سے ایک لاکھ اسی ہزار جنگ جو ہوں۔

(ب) کانفرنس دہلی کی فوجی طاقت کی سب کمیٹی نے ہندوستانیوں کو زیادہ کمیشن عطا کرنے اور ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہ میں اضافہ کیلئے جو سفارشات کی ہیں۔ انکو قبول کیا جائے۔ جن سے فوجی بھرتی کے مدعا میں مادی طور پر مدد ملیگی۔

اس کے علاوہ یہ جلسہ فوجی طاقت پر دہلی کمیٹی کی اس سفارش کو بھی نوٹ کرتا ہے۔ کہ سر دست جبری فوجی خدمت پر غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم جلسہ ہذا کی رائے ہے کہ اگر پنجاب یا کسی اور جگہ رضا و رغبت سے فوجی بھرتی میں کامیابی نہ ہو۔ تو گورنمنٹ کو ایسے وسائل اختیار کرنے میں تامل نہ ہونا چاہیئے۔ کہ جن کے ذریعہ رنگروٹوں کی مطلوبہ تعداد مہیا ہو سکتی ہو"۔

یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے ملک صاحب موصوف نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے۔ کہا۔ کہ پنجاب میں پہلے ہی ڈیڑھ لاکھ افراد سے زیادہ سالانہ بھرتی ہو رہی ہے۔ جس میں صرف تین ہزار ماہوار کا اضافہ کرنے سے دو لاکھ کی تعداد سال میں مہیا ہو سکتی ہے۔ ان کے بعد رسالدار میجر ہنونت سنگھ صاحب۔ نواب سر بہرام خانصاحب رسالدار میجر آنریری کپتان گوروت سنگھ صاحب۔ نواب فتح علی خانصاحب۔ رسالدار میجر محمد اکبر علی خانصاحب نے اردو میں اور پوہم ینگ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای نے انگریزی میں تقریریں کیں اور پھر ہز آنر نے کھڑے ہو کر ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

تیسرا ریزولیوشن

تیسرا ریزولیوشن جسٹس شادی لال نے پیش کیا۔ کہ

"ایک رنگروٹنگ کمیٹی سپاہ تحفظ ہند کے سیکشن کے نظام و حوصلہ افزائی کے لئے قائم ہو۔ جس کا کام پنجاب میں حصہ مذکور کیواسطے کم از کم دو ہزار آدمی بھرتی کرنا ہو"۔

اسکی تائید میں بخشی سوہن لال اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے تقریریں کیں۔ اور ہز آنر کے پیش کرنے پر ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

چوتھا ریزولیوشن

چوتھا ریزولیوشن آنریبل نواب ذوالفقار علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ نے یہ پیش کیا۔ کہ

"وسائل و ذرائع حرب پر کانفرنس دہلی کی سب کمیٹی کے ریزولیوشنوں سے جلسہ ہذا کو عام طور پر اتفاق ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جہانتک ممکن ہو سکے۔ ان پر توسیع شدہ رنگروٹنگ

بورڈ کے ذریعہ سے عملدرآمد کیا جائے۔"

اسکی تائید میں آنریبل پنڈت شیو نرائن صاحب رائے بہادر گنگا رام صاحب نے مختصر تقریریں کیں اور ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

پانچواں ریزولیوشن

پانچواں ریزولیوشن آنریبل جسٹس رٹیگن نے حسب ذیل پیش کیا۔

"یہ جلسہ اپنے آپ کو اس بات کا پابند قرار دیتا ہے۔ کہ سال گذشتہ کے قرضہ جنگ کے موقعہ پر صوبہ ہذا نے جو پرفخر رتبہ حاصل کیا تھا۔ نئے قرض جنگ کے اعلان پر صوبہ ہذا سابقہ اعزاز کے برقرار رکھنے میں کوشش کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیگا۔

اسکی تائید میں راے گوپالداس بھنڈاری آنریبل جسٹس شاہ دین۔ راے رام سرن داس صاحب نے اور ہز آنر کے ووٹ لینے پر ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوگیا۔

اخیر میں ہز آنر نے اپنی مختصر سی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہمارے متعلق فیصلہ اس امر پر ہوگا۔ کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ نہ اس بات پر کہ ہم نے کیا کہا ہے۔

ساڑھے گیارہ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں ہندو مسلمان اصحاب کی اکثر تقریریں اردو میں ہوئیں۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ سامعین کا اکثر حصہ انگریزی کی نسبت اردو کو آسانی کے ساتھ سمجھنے والا تھا۔ لیکن افسوس کہ بعض مقررین اس قدر آہستہ بولتے تھے۔ کہ انکی آواز چند گز سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ اور سٹیج سے دور بیٹھنے والوں کے لئے بے لطفی کا موجب ہوتی تھی۔ حتی کہ اخبارات کے قائم مقاموں کے لئے بلاک الف میں جو جگہ مقرر تھی۔ وہاں تک بھی صفائی کے ساتھ آواز نہ پہنچتی تھی۔ بہرحال جلسہ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ جوش و خروش ایک کامیاب جلسہ تھا۔ امید ہے کہ حاضرین جلسہ اور سپیکروں میں جو جوش اور ولولہ پایا جاتا تھا۔ عملی طور پر اس کا قابل اطمینان اور تسلی بخش ثبوت دیا جائیگا۔ اور اس موقع پر گورنمنٹ کی ہر قسم کی امداد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ جیسا کہ ہز آنر لفٹیننٹ گورنر بہادر نے فرمایا ہے۔ ہمارے بہت قریب خطرہ کے آجانیکا احتمال پیدا ہو رہا ہے۔ جس کے لئے قبل از وقت طیار ہو جانا ہمارا بہت بڑا فرض ہے

کسر صلیب اور قتل خنزیر کا مطلب

حضرت مسیح کے نزول کا احادیث میں جہاں ذکر ہے وہاں ان کے فرائض منصبی بھی بتلائے گئے ہیں۔ جن میں بہتم بالشان یہ ہیں۔ (۱) کسر صلیب (۲) قتل خنزیر۔ ہمارے مخالف مولوی صاحبان ہمیشہ انبیاء کے متعلق اسی کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کریں۔ جن سے ان کی شان اور عظمت کو بٹہ لگے۔ گو ان کی نیت یہ نہیں ہوتی لیکن نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح کیلئے جو یہ فرمایا گیا۔ کہ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر اسکا مطلب مولوی صاحبان یہ بتایا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح جب آسمان سے زمین پر نازل ہونگے۔ تو صلیبوں کو جو لکڑی کی یا دہات کی بنی ہوتی ہیں۔ ان کو توڑتے اور سوروں کو قتل کرتے پھرینگے حالانکہ ہر ایک شخص بادنیٰ تامل سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح کو آسمان سے اتارا جائے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ سوروں کے مارنے کا کام جو قوم کرتی ہو اسکا کیا درجہ ہے۔ پس اگر حضرت مسیح نے یہی کام اس سے چھین کر خود کریں گے۔ تو زیادہ سے زیادہ وہی درجہ حاصل کریں گے۔ جو یہ کام کرنیوالے لوگوں کو حاصل ہے۔

۲۶- اپریل کے مسافر آگرہ نے اس حدیث کے مذکورہ بالا مطلب پر بہت کچھ ہنسی اور تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ چونکہ اسمیں جو کام حضرت مسیح کے بتائے گئے ہیں۔ وہ کسی نبی کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ یہ حدیث ہی غلط ہے لیکن ہم مسافر آگرہ کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا وہ مطلب نہیں جو حقیقت اسلام سے ناواقف لوگوں نے سمجھا اور اس نے پلے باندھ لیا بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ صلیبی عقیدہ کو اپنے دلائل اور براہین سے پاش پاش کر دیگا چنانچہ جماعت احمدیہ اس بات کا زندہ اور بولتا چالتا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے آکر ایسا ہی کیا۔ عیسائیت کا بنیادی پتھر یہ عقیدہ ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ہماری خاطر مارے گئے تاکہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اس کو یوں غلط ثابت کرکے دکھادیا۔ کہ مسیح سولی پر چڑھکر زندہ ہی اترے اور زخموں کی حالت میں ہی وہاں سے چپکے چپکے دوسرے ملک میں چلے گئے تھے۔ پس جب ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے تو عیسائیت بالکل کھوکھلی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا دار و مدار واقعہ صلیب پر ہی ہے۔ جب وہ غلط ثابت ہوگیا۔ اور یہی صلیب کا توڑنا ہے۔ تو گویا صلیب ٹوٹ گئی دوسری غرض حضرت مسیح کی انکی قتل خنزیر بتائی گئی ہے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ خنزیر صفت لوگ مسیح کی بددعا سے ہلاک ہونگے۔ چنانچہ یہ دونوں باتیں مسیح موعود کے ظہور سے ظہور پذیر ہوئیں۔ ان معنوں کی رو سے احادیث رسول کریم پر کوئی اعتراض نہیں آتا۔ والا پہلے معنوں کی رو سے تو بیشک حضرت مسیح کی سخت ہتک ہوتی ہے۔ اسموقعہ پر ہم ان لوگوں کو جو اس حدیث کے وہی معنے کرتے ہیں۔ جن پر مسافر آگرہ کو اعتراض ہے۔ توجہ دلاتے ہیں کہ وہ غور فرماویں۔ کہ ان کے مسیح موعود کے متعلق خیالات کیسے بودے اور بیچے ہیں۔ اور ان پر کیسے اعتراض پڑتے ہیں امید ہے۔ کہ سمجھدار لوگ انکو ترک کرنیکی کوشش کرینگے

+ [illegible] مسافر آگرہ نے [illegible] کا معقول جواب دیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

توبہ اور استغفار کثرت سے کرو

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب
فرمودہ ۲۶ - اپریل ۱۹۱۸ء

سورہ ہود کی ابتدائی چار آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا - قرآن مجید کے نازل ہونیکی غرضوں میں سے کچھ اس سورۃ کی ان آیتوں میں بھی بیان کیگئی ہیں -

پہلی غرض

فرمایا الر کتٰب احکمت آیتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر - کہ یہ کتاب پر حکمت اور مضبوط باتوں والی ہے - اسکی آیتیں مفصل کرکے نازل کی گئی ہیں - اور اسکے نازل کرنے کی غرض یہ ہے کہ الا تعبدوا الا اللہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو -

عبادت کے کیا معنی ہیں ؟ عربی زبان میں ایک نہایت ہی خوبی کی بات یہ ہے - کہ ایک لفظ کے جسقدر کنبہ کے الفاظ ہوتے ہیں - ان سب کے معنی ایک ہوتے ہیں اور جو خاص معنی کسی لفظ کے جب ہم غور کرتے ہیں - تو ہمیں عبد کا لفظ اس کے کنبہ میں نظر آتا ہے - جس کے معنی بندہ کے ہیں پس عبادت کے معنی ہوئے کسیکو حقیقی طور پر اپنا آقا سمجھنا - آقا وہ ہوتا ہے جسکا امر واجب الاتباع ہو - اور جس کی اطاعت سب سے بڑھ کر کی جائے - تو اس آیت میں بتایا گیا - کہ قرآن شریف کے اغراض نزول میں سے ایک غرض یہ بھی ہے - کہ تمہارا حقیقی آقا جس کا حکم تمہارے لئے واجب الاتباع ہے - اللہ کے سوا کوئی نہ ہو - اگر کوئی کسی اور کو سمجھتا ہے تو اسکو سمجھنا چاہیئے - کہ اسکی اطاعت اس حقیقی آقا کے حکم سے کرتا ہوں - مثلاً ایک نبی کی اگر ہم اطاعت کرتے ہیں - یا اولوالامر کی اطاعت کرتے ہیں - تو اسی لئے کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے ہم ان لوگوں کے احکام اس لئے نہیں مانتے کہ ان کے احکام ہیں - بلکہ اس لئے مانتے ہیں کہ خدا کا حکم ہے - کہ تم انبیاء اور بادشاہوں کی اطاعت کرو -

آگے فرمایا کہ انني لکم منہ نذیر و بشیر کچھ لوگ ایسے ہونگے - جو اس غرض کے مطابق ہوجاوینگے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں گے نبی کو حکم ہوتا ہے کہ کہدو - کہ میں ایسے لوگوں کو بشارت دیتا ہوں - کہ دنیا میں بھی ان کا بھلا ہوگا - اور آخرۃ میں بھی وہ انعام پاوینگے - اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکینگے - ان کے لئے فرمایا کہ میں ان کے لئے نذیر ہوں -

دوسری غرض

قرآن کریم کے نازل کرنیکی دوسری غرض یہ ہے کہ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعاً حسناً الی اجل مسمی ویؤت کل ذی فضل فضلہ وان تولوا فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر ۔ کہ تم اللہ سے مغفرت مانگو جو تمہارا رب ہے - پھر اسکی طرف رجوع کرو - وہ تمہیں اجل مسمیٰ تک متاع حسن سے متمتع فرمائیگا -

استغفار کیا چیز ہے - حضرت مسیح موعود نے بار بار اسکی طرف توجہ دلائی ہے - اور حضرت مسیح موعود جب کبھی تقریر فرماتے تو اکثر اسکی طرف توجہ دلایا کرتے تھے - عام طور پر لوگ استغفار کے معنی گناہ کی معافی طلب کرنا ہی سمجھتے ہیں - حالانکہ یہ معنے استغفار کے معنوں کا ایک جزو ہیں - اور اس کے دو معنے ہیں - اول یہ معنی ہیں - کہ جو گناہ ہوئے ہیں ان کے بدنتائج سے بچایا جاتے - دوسرے اس کے یہ معنے ہیں - کہ جو گناہ ہم سے ابھی تک سرزد نہیں ہوتے ان کے صدور سے بچایا جائے - انسان کیلئے جسطرح یہ ضروری ہے - کہ وہ پہلے گناہوں کی پاداش سے بچ جائے - اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ آئندہ صادر ہونے والے گناہوں سے بچایا جائے لوگ پہلے حصہ کو مدنظر رکھتے ہیں - مگر دوسرے حصہ کیطرف توجہ نہیں کرتے - وہ غلطی کرتے ہیں - اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں - جب انسان گناہ کرتا ہے تو اسکی ایسی حالت ہوتی ہے - کہ وہ گویا خدا کیطرف سے منہ موڑ لیتا ہے - حالانکہ اس کی غرض تخلیق یہ ہے کہ اپنی بشریت کیساتھ خدا کو راضی کرے - قرآن شریف میں آتا ہے - ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون انسان اپنی بشریت کی گاڑی کے ذریعہ چلتا ہے - اور اسکی منزل خدا تک پہنچنا ہے پس جب انسان خدا کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے - تو گویا اسکی طرف چلتا ہے - حدیثوں میں آتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر میرا بندہ میری طرف آہستگی کیساتھ آتا ہے - تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں خدا کے دوڑ کر انسان کیطرف آنیکے یہی معنی ہیں کہ انسان خود اپنی کوشش اور محنت سے خدا کی معرفت حاصل نہیں کرسکتا مگر خدا کا فضل اور رحم اسکی دستگیری کرتا ہے - اور اس سے قطع منازل کرتا ہے - مثلاً اگر ایک میل بندہ خدا تعالیٰ کیطرف چلتا ہے - تو خدا تعالےٰ ہزاروں میل سے بھی زیادہ اسکی طرف آتا ہے - پس جب انسان عبادت کرتا ہے - تو اللہ کیطرف جاتا ہے - لیکن شیطان اور نفس اسکو بہکا کر بدی کیطرف لیجاتے ہیں - پہلے اسکا خدا کیطرف رخ تھا - مگر اب جبکہ شیطانی وساوس میں مبتلا ہوگیا تو اس نے خدا کیطرف پیٹھ کردی - اور ادہر سے رخ پھیر لیا - پہلے اسکا مقصد خدا تھا - مگر پھر اسکا مقصد شیطان ہوگیا - جب یہ حالت ہوجائے تو پہلے استغفار کرے - یعنی جس غلط رستہ پر جارہا تھا - ادہر جانیسے رک جائے اور آئندہ تہیہ کرے کہ ادہر نہیں جاؤنگا - آگے فرمایا

ثم توبوا الیہ پھر تم خدا کی طرف جھک جاؤ یعنی جس طرف سے پلٹ پڑے تھے - ادہر پھر چلو -

عبادت اور استغفار کرنیکا نتیجہ

یہ قرآن کے اہم مقاصد ہیں پہلا توحید - دوسرا استغفار و توبہ جو لوگ ان مقاصد کی پیروی کرینگے - سوال ہوتا ہے - کہ انکو کیا فوائد حاصل ہونگے - اس کے لئے فرمایا کہ یمتعکم متاعاً حسناً الیٰ اجل مسمی ویوت کل ذی فضل فضلہ اجل مسمی تک متاع حسن سے متمتع فرمائیگا اور ہر ایک صاحب فضل کو اسکا فضل دیگا - جو وقت تمہارے لئے مقرر کیا گیا خواہ وہ شخصی ہو خواہ قومی سب کے سب انعام حاصل ہونگے بشرطیکہ درمیان میں کوئی ایسی غلطی نہ ہوگئی ہو - جو حصول انعام کے لئے روک ہو - اگر ایسی غلطیاں ہوگئیں تو ضرور انعامات چھن جائینگے - اگر توبہ اور استغفار کروگے تو اجل مسمیٰ تک پہنچ جاؤ گے - اور اگر نہیں کروگے تو قومی طور پر متاع حسن نہیں حاصل کرسکو گے - بلکہ برخلاف اسکے مصائب اٹھاؤ گے - دوسرا فائدہ یہ ہوگا - یوت کل ذی فضل فضلہ کہ ہر ایک فضل والیکو اس کا فضل ملیگا - فضل کے دو معنے ہیں - (۱) فضیلت - (۲) انعام - یہاں دونوں معنے صحیح ہیں - اول یہ کہ فضیلت والوں کو فضیلت ملجائیگی - رسول کریم نے فرمایا کہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو جاہلیت میں بہتر تھے - مگر شرط یہ ہے کہ جب وہ تفقہ فی الدین حاصل کریں - پس اسلام کو قبول کرکے انہیں کو عزت ملیگی - دوسرے یہ کہ گناہ کے باعث وہ اس قابل نہ تھے - کہ انعام پاتے - مگر خدا بوجہ انکی توبہ و استغفار کے ان کو انعام دیگا -

پھر فرمایا وان تولوا فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر اگر توبہ و استغفار نہ کرو بلکہ نصیحت سے منہ پھیر لو - تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر بڑے دن کا عذاب آئیگا - بڑا دن قیامت ہی ہے - اور دن بھی بڑا ہے جو قومی ہلاکت کا دن ہوتا ہے - مسلمانوں کی تباہی کا بڑا دن وہ تھا جس دن خلافت عباسیہ مٹی -

پس توبہ و استغفار سے قلوب صیقل ہوتے ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں - ستر دفعہ بلکہ بعض دفعہ ستر سے بھی زیادہ بار استغفار پڑھتا ہوں - اب نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ کے تطہر کو دیکھو اور اپنی حالت پر نظر کرو - آپ تو باوجود اس شان کے ہر مجلس میں ستر دفعہ استغفار فرماتے ہیں - لیکن ہم لوگ کتنی دفعہ استغفار کرتے ہیں؟ اگر ہم مقابلہ کریں تو پتہ لگتا ہے - کہ باوجود اسقدر عیب دار ہونیکے پھر بھی استغفار کیطرف توجہ نہیں کرتے - خواہ کیسی ہی بریا و کنندہ مجالس میں بیٹھیں -

سعادت کی علامت

وہ آدمی بڑا سعید ہوتا ہے جو ہلاکت کے آنے سے پہلے اس سے بچ جائے - لیکن وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے جو تباہی آوے اور اس سے بچنے کی کوشش نہ کرے -

آجکل کیسا زمانہ ہے - حضرت مسیح موعود کے الہامات کا کیسا نقشہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہے - اگر ایک طرف طاعون ہے تو دوسری طرف جنگ اگر ایک طرف قحط ہیں تو دوسری طرف زلازل غرض ہر رنگ میں غیر معمولی تکالیف پھیل رہی ہیں اگر اب بھی ہم غافل ہی رہینگے - تو ہوشیار کب ہونگے ان تباہیوں اور ہلاکتوں کے وقت میں نجات انہیں کیلئے ہے - جو توبہ اور استغفار میں لگ جائینگے -

حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت

میرا اعتقاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی مسلسل علالت اور ہمارا آپ کے فیوضات سے محروم رہنا ہماری غلطیوں کا ہی نتیجہ ہے - اسلئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بہت جلدی توجہ کرنی چاہیئے -

بعض چیزیں عذاب کے رنگ میں ہوتی ہیں مثلاً کفار کیلئے خدا نے رسول کریم کو فرمایا تھا کہ یا تو خدا خود ان کو عذاب دیگا - یا تمہارے ہاتھوں عذاب میں مبتلا کرے گا - کفار عرب پر عذاب آیا اور مسلمانوں کے ہاتھوں آیا - لیکن مسلمان بھی اسمیں مارے گئے - چونکہ ایمان بالغیب ضروری ہے - اگر مسلمان مارے نہ جاتے تو ایمان بالغیب نہیں رہ سکتا تھا اس لئے مسلمانوں کا مارا جانا عذاب کے طور پر نہ تھا کیونکہ وہ خدا کی حکمت کو پورا کرتے تھے - اس لئے وہ شہید کہلاتے ہیں - اس لئے مسلمانوں کے مرنے سے وہ نشان مشتبہ نہ ہوا - کیونکہ غلبہ مسلمانوں کو ہی حاصل ہوا پس اگر کوئی احمدی مرض طاعون میں فوت ہوتا ہے تو وہ بھی خدا کی اس حکمت کو پورا کرتا ہے - جو اس کے ایمان بالغیب کیلئے مقرر کی ہے - اس لئے وہ تو شہید ہوتا ہے مگر اسکی موت نشان کو مشتبہ کرتی ہے - اور وہ سلسلہ کے لئے موجب طعن ہوتا ہے - پس میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دعا کریں - کہ خدایا ہم سلسلہ کے لئے طعن کا ذریعہ نہوں - اس کے لئے بہت توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے - تاکہ خدا کا فضل جو وہ ہم پر کرنا چاہتا ہے - جلدی حاصل ہو -

آمین - ثم آمین *

تبلیغ احمدیت کیلئے ایک نیا رسالہ

مسئلہ وفات مسیح و صداقت مسیح موعود پر جناب حافظ روشن علی صاحب کی سالانہ جلسہ ۱۹۱۷ء کی تقریر چھپ کر شائع ہوگئی ہے جسکی مقبولیت کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ چھپنے سے پیشتر ہی ۱۰۰۰ کے قریب جلدوں کی خریداری کیلئے درخواستیں آچکی تھیں کل تقریباً ایک ہزار چھپائی گئی ہے احباب جلدی منگالیں قیمت ۲ ‍‍آنے فی اور ایک روپیہ سے زاید منگانیوالے احباب کیلئے ۲ آنے فی کاپی ہے - ملنے کا پتہ: مینجر احمدیہ کتب خانہ قادیان

اُستادوں کی ضرورت

احمدیہ سکولوں کے لئے چند احمدی اساتذہ کی ضرورت ہے - جو کہ کم از کم مڈل پاس ہوں یا مڈل تک تعلیم ہو - متدین ہوں -

خاکسار

عبدالعزیز سکرٹری سب کمیٹی تعلیم قادیان ضلع گورداسپور

ہنگامۂ یورپ

برطانوی اور فرانسیسی فوجیں ترقی کر رہی ہیں

لنڈن ۴ مئی آج رات کی کمیونیک مرسلہ سرڈگلس ہیگ مظہر ہے کہ دشمن کی بمباری کا جنوب میں اور ایپرہ کے جنوب میں برطانوی اور فرانسیسی توپخانے نے سختی سے جواب دیا۔ کوئی نیا حملہ نہیں ہوا پیدل فوج کے معرکہ مقامی مختلف مواقع پر ہوتے رہے۔ ۳ مئی کی رات کو چھوٹے چھوٹے حملے ہوئے۔ سنج کے حلقہ میں ہم نے ۴۰ قیدی گرفتار کئے۔ لاکن کے جنوب میں ہم نے ایک مقامی حملہ کو سختی سے مسترد کیا۔ فرانسیسیوں نے اور کرے میں پیشقدمی کی اور پچاس قیدیوں کو گرفتار کیا۔ متیرین کے قریب برطانویوں نے بھی ترقی حاصل کی ہے۔

فرانسیسی محاذ جنگ پر توپخانہ کی سرگرمی

لنڈن ۵ مئی ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ آویرے کے شمال اور جنوب میں توپخانہ کا باہمی مقابلہ ہوتا رہا۔ خط ڈائی نٹ فلرے میں بھی توپخانہ سرگرم کار رہا۔

فرانسیسیوں نے متعدد قیدی گرفتار کرے

لنڈن ۵ مئی ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ لاکرے کے گردونواح میں شب کی مقامی جدوجہد کے دوران میں فرانسیسیوں نے متعدد قیدی گرفتار کئے۔ آج کئی نقاط پر توپخانہ کی آتشباری اور مقابلے ہوتے رہے۔

فرانس میں ہوائی جدوجہد

لنڈن ۵ مئی ہوائی جدوجہد کے متعلق سرڈگلس ہیگ کی اطلاع مظہر ہے کہ کل کہر میں کسیقدر کمی تھی۔ ہمارے ہوابازوں نے ۹ ٹن وزن کے بم چالنس ریلوے اور اسٹیشنوں پر گرائے۔ خفیف ہوائی مقابلہ ہوا۔ اور ہم نے ایک آلہ گرالیا۔ اور چار آلات کو بیکار کر دیا۔ ہمارے دو آلات لاپتہ ہیں۔ سابق میں جو ۲ آلات کے لاپتہ ہوجانے کی اطلاع دی گئی تھی۔ وہ واپس آگئے ہیں۔ باوجودیکہ شب میں موسم نہایت خراب رہا ہم نے تین ٹن سے زاید بم چالنس اور بابیوں پر گرائے۔

فرانسیسی محاذ پر توپخانہ کی سرگرمی

لنڈن ۴ مئی ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ خط آویرے میں کسی قدر تیز گولہ باری ہوئی۔

فنلینڈ میں جرمن پیشقدمی

لنڈن ۴ مئی:۔ ایک لاسلکی جرمن سرکاری پیغام مظہر ہے کہ پانچ روز کی جنگ کے بعد ہم نے فنلینڈ میں دشمن کو لہتی اور ٹواسجیس کے تیز شکست دی اور ۲ ہزار قیدی گرفتار کئے۔

روس میں جرمن ڈانیز تک پہنچ گئے

لنڈن ۳ مئی ایک لاسلکی جرمن سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ خط ڈانیز تک ہم نے پیشقدمی کی ہے اور ٹیگنیر اگ پر جو ازوی کے سمندر پر واقع ہے قبضہ کر لیا۔

جرمنی صلح کیلئے کوشاں ہے

لنڈن ۴ مئی اخبارات میں جرمنی کی صلح کے متعلق دوسری جدوجہد کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ لیکن برطانوی قوم اور اتحادی عزم و استقلال کے ساتھ جنگ کا سامنا کر رہے ہیں۔ اور ایسی صلح کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے۔ جو ان اصول پر مبنی نہ ہو جن کی خاطر وہ لڑ رہے ہیں۔ اخبار ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ عام طور پر خیال تھا کہ جب جرمنی اپنے جارحانہ حملوں کے ذریعہ سے ایک پامال کن فتحمندی حاصل کرنے میں ناکام رہیگا تو اس کے بعد اتحادی ممالک میں صلح کے لئے جدوجہد کریگا۔ اب یہ خیال پورا ہوتا نظر آرہا ہے۔ جرمن مقرر اور ریکنٹ خوراک کی کمی اور ملک کی دیگر بے چینیوں کے متعلق آمادہ شکایت معلوم ہوتے ہیں اور اسطرح گویا وہ صاف طور پر ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جرمنی سچ مچ صلح کے لئے طیار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ غیر جانبدار ممالک کے جاسوس اس غرض سے انگلستان آئے ہوئے ہیں کہ اگر وہ اتحادیوں کی جانب سے صلح کی ذرا بھی سن گن پائیں تو معتدل شرائط پر جرمنی سے صلح

ہندوستان کی خبریں

مہاراجہ صاحب بوندی کا عطیہ

مہاراجہ صاحب بوندی نے ۲۵ ہزار کی رقم جنگی مقاصد کیلئے عطا کی ہے۔

ایک سرحدی جرائم پیشہ کو سزا

سشن جج ملتان کی عدالت سے عبد الکریم نامی ایک بدمعاش کو جو مختلف جرایم کا ارتکاب کرچکا ہے۔ اور گورنمنٹ نے اسکی گرفتاری کے لیے ۱۵ سو روپیہ کا انعام مشتہر کیا تھا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی۔

ایک اسرار ٹین کا بکس

نسیم برادرس کی دوکان واقعہ چاندنی بازار کلکتہ میں دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک مارواڑی ٹین کا ایک بکس جس میں ایک سرکب چیز بھری ہوئی تھی رکھ گیا تھا۔ وہ اب یکایک دھماکے کے ساتھ پھٹا مالک دوکان نے اسے اٹھا کر سڑک پر پھینکدیا۔ جہاں ایک اور دھماکا ہوا۔ اور دو ٹکیاں اچھل کر دوکان میں آگریں۔ اور جلنے لگیں۔ پانی ڈالنے سے وہ اور بھی مشتعل ہوئیں۔ مالک دوکان کا ہاتھ بھی جل گیا پولیس اس بکس کو بغرض تحقیقات اٹھا لے گئی ہے۔

مقدمہ سازش بنارس

نریندر ناتھ بینرجی جو مقدمہ سازش گوہٹی میں ایک ملزم تھا۔ اور جسے عدالت خاص گوہٹی نے تین سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ مقدمہ سازش بنارس میں بھی ملزم ہے۔ چنانچہ اب اس کے خلاف مقدمہ کی تحقیقات کیلئے بنارس منتقل کیا گیا ہے۔

جنگی کانفرنس صوبجات متحدہ:۔ ۴ مئی کو لکھنؤ میں زیر صدارت ہز آنر سر ہارکورٹ بٹلر صوبجات متحدہ کی جنگی کانفرنس منعقد ہوئی۔

پنجاب میں پلیگ:۔ ہفتہ مختتمہ ۲۷ اپریل میں پنجاب میں پلیگ سے جو اموات ہوئیں۔ ان کی مجموعی تعداد ۱۶۹۲۳ ہے۔

باہتمام شیخ محمد اسرائیل [illegible] قادیانی مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا

درس قرآن کریم کے نوٹ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(مرتبہ غلام نبی بلانوی)

سورہ یوسف

بقیہ چھٹا رکوع

(۹-جنوری ۱۹۱۸ء)

کہ اسی خواب میں بچنے کی ترکیب بھی بتادی جاتی ہے- چنانچہ اس خواب میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے- چنانچہ حضرت یوسف نے اس آنیوالی مصیبت سے بچنے کا رستہ نکالا ہے- انہوں نے اس کی خواب کے دو حصے کیے ہیں- ایک تو یہ کہ یہ جو بیل ہیں- ان کا موٹا اور دبلا ہونا خوشحالی اور قحط کی علامت ہے- اور دوسرا یہ کہ جو سات سبز اور سات خشک بالیں ہیں- ان سے اسطرف اشارہ ہے- کہ اگر ان سبز بالوں کو خشک کے اسی طرح رکھ دو گے- تو اس قحط سے بچ جاؤ گے- غلہ کے محفوظ رکھنے کا یہ بھی ایک طریق ہوتا ہے- جسے حضرت یوسف نے اسی خواب سے اس خاص علم کے ذریعہ اخذ کر کے بتایا- جو خدا نے انہیں عطا کیا تھا- عام طور پر لوگ خواب کا اچھا یا بُرا ہونا تو بتا سکتے ہیں- لیکن علاج تک ان کی نظر نہیں جاسکتی- یہ ایک خاص ہی علم ہے- جو خدا ہی کے دیئے ہوئے آتا ہے- انسانی عقل اور سمجھ اس تک نہیں پہنچ سکتی-

ایک اعتراض ان آیات میں سے ایک پر یورپ کے لوگوں نے ایک اعتراض کیا ہے- کہ مصر میں تو بارش نہیں ہوتی- اور نہ ہی اس کے ذریعہ کھیتی پکتی ہے- بلکہ دریائے نیل کا سیلاب اس کا باعث ہوتا ہے- یُغَاثُ النَّاسُ یعنی قحط کے لوگوں کے لئے بارش ہوگی- اور اس سے کھیتیاں ہونگی- اس سے معلوم ہوا- کہ چونکہ قرآن کے بنانے والا ایک ایسا انسان تھا- جسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مصر میں کس ذریعہ سے کھیتی پکتی ہے- اس لئے اس نے اس عام ذریعہ کو بیان کر دیا- جو دوسرے ممالک میں کھیتی پکنے کا موجب ہوتا ہے-

جواب اس کا ایک جواب یہ ہے- کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ مصر میں بالکل بارش ہوتی ہی نہیں- ہوتی ہے- ہاں زیادہ تر شادابی دریائے نیل کی وجہ سے ہوتی ہے- اس لئے بارش ہونے کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے- وہ غلط نہیں کہا جاسکتا- دوسرا جواب یہ ہے- کہ قرآن کریم میں یہ نہیں کہا گیا- کہ مصر میں بارش ہوگی- بلکہ کہا گیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے بارش برسائی جائیگی- اور یہ صاف بات ہے کہ دریائے نیل میں جو طغیانی آتی ہے- اور جس سے مصر کی کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں- وہ بھی بارش اور برف ہی کی وجہ سے آتی ہے- جب نیل کے منبع کے قریب بارش اور برف پڑیگی- تب ہی اسمیں طغیانی آئیگی- اور مصر کی کھیتیوں کو سیراب کریگی- ورنہ نہیں- پس جب بارش اور برف کیوجہ سے دریائے نیل میں وہ طغیانی آتی ہے جس سے اہل مصر کی کھیتیاں پکتی ہیں- تو اس بارش کا ہونا مصر کے لوگوں کے لئے ہی کہا جاسکتا ہے- اس لئے قرآن کریم کی اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآن کریم میں یہ نہیں کہا گیا- کہ مصر میں بارش ہوگی بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ مصر کے لوگوں کے لئے ہوگی- اور ان کے لئے اس طریق سے بھی ہوسکتی ہے- کہ اوپر بارش ہو اور برف پڑے اور دریا میں طغیانی آکر مصر کے ملک کو سیراب کرے- پس یہ اعتراض بالکل غلط اور فضول ہے-

ساتواں رکوع

(۱۰ جنوری ۱۹۱۸ء)

حضرت یوسف کو قید خانہ سے بلانا اور ان کا اپنی صفائی چاہنا

جب بادشاہ کے سامنے اس شخص نے آکر تعبیر سنائی جو یوسف نے بتائی تھی

تو وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ○ بادشاہ نے کہا۔ اس کو میرے سامنے لاؤ۔ مگر جب قاصد حضرت یوسف کے پاس لینے کے لئے آیا۔ تو انہوں نے کہا جا پہلے اپنے سردار سے پوچھ کہ کیا حال ہے۔ ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بے شک میرا رب ان کے فریب کو جانتا ہے۔ حضرت یوسف کو چونکہ اللہ تعالےٰ ایک بڑے مقام پر کھڑا کرنے والا تھا۔ اور ان کو اپنی خواب کے ذریعہ یقین تھا۔ کہ میں بڑا درجہ حاصل کرونگا۔ اس لئے انہوں نے یہ احتیاط کا پہلو لیا ہے کہ پہلے ہی اپنے متعلق صفائی کرا لی جائے۔ تاکہ بعد میں زیادہ مشکل نہ پڑے۔ کیونکہ بادشاہوں کے درباروں میں یہ بات بہت چلتی ہے۔ کہ ایک دوسرے پر اس قسم کے حملے کرکے نقصان پہنچایا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس الزام کی جو ان پر لگایا گیا تھا۔ تحقیق چاہی ہے۔ اور بادشاہ کے پاس جانے سے پہلے چاہی ہے۔

یہاں سوال ہوتا ہے۔ کہ فریب تو اس ایک عورت نے کیا تھا۔ مگر حضرت یوسف اس کا تو ذکر ہی نہیں کرتے۔ اور جن کو اس عورت نے اپنے ہاں بلایا تھا۔ اور اُن کا حال پوچھتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے مفسرین کہتے ہیں۔ انہوں نے بھی چونکہ حضرت یوسف کو پھسلانا چاہا تھا۔ اس لئے ان کا نام لیا۔ لیکن اگر یہ بات ہوتی۔ تو ان عورتوں میں اس خاص عورت کا بھی نام لیتے۔ جو اصل پھسلانے والی تھی۔ مگر اس کا نام نہ آنا بتاتا ہے۔ کہ کوئی اور وجہ ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یہاں وہ یہ نہیں صاف کرنا چاہتے۔ کہ عورتوں نے مجھے بدچلنی کے لئے پھسلانا چاہا تھا لیکن میں محفوظ رہا۔ بلکہ ایک اور ہی امر کو صاف کرانا چاہا ہے۔ اور وہ یہ کہ عزیز کی بیوی نے ان پر جو الزام لگایا تھا۔ اس کا تو فیصلہ عزیز کے سامنے ہی ہو چکا تھا۔ اور اس سے آپ عزیز کے سامنے بری ہو چکے تھے۔ لیکن ان عورتوں نے جو اس الزام کو شہرت دی تھی۔ کہ عزیز کی عورت کا اپنے نوجوان غلام سے ناجائز تعلق ہے۔ اس کا ازالہ اور تردید نہیں ہوئی تھی۔ دوسرے اس عورت کے الزام کی گو اسطرح تو تردید ہو چکی تھی۔ کہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا نکلا تھا۔ جس سے وہ جھوٹی ثابت ہو گئی۔ اور حضرت یوسف سچے۔ لیکن پھر بھی یہ بات ایسی نہ تھی۔ جس سے دو اور دو چار کیطرح ثابت ہو جاتا کہ اس کا الزام غلط ہے لیکن ان عورتوں کے سامنے چونکہ اس نے خود اقرار کیا تھا کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے ہی اس کو پھسلانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے حضرت یوسف نے ان عورتوں کو شہادت کیلئے پیش کیا۔ کہ جب ان پوچھا جائیگا۔ تو وہ اس الزام کی بھی تردید کر دینگی۔

اس پر انہیں بلایا گیا۔ اور قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ان سے پوچھا گیا۔ کہ جب تم نے یوسف کو بدکاری کے لئے پھسلانا چاہا تھا۔ اس وقت تمہارا کیا حال تھا۔ انہوں نے کہا حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ اللہ پاک ہے۔ یعنی پاک تو اللہ ہی ہے لیکن ہم نے بھی اس کے پھسلانے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔ اور ہم پاک ہیں۔ اس بات سے ہاں جو دوسرا واقعہ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ کا ہے۔ اس کے متعلق ہم نے جب تحقیق کی تو معلوم ہوا۔ کہ اس نوجوان کا کوئی قصور نہیں تھا اس عورت کیطرف سے ہی ہوا جو کچھ ہوا۔

اس بات کی تصدیق اس عورت کے قول سے بھی ہوتی ہے چنانچہ وہ کہتی ہے۔ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ○ کہ اب تو حق بات کھل گئی۔ انہوں نے میرے خلاف شہادت دیدی۔ اب میں بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے ہی اسے پھسلایا تھا۔ اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتی یا کرتا۔ وہ تو برائی کا حکم دینے والا ہے۔ مگر وہ نفس جس پر میرے رب نے رحم کر دیا۔ (۲) نفس تو بدی کا حکم دیتا ہے۔ مگر اللہ جو رحیم ہے۔ وہ اس سے بچاتا ہے۔ اس پر بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ کہ یہ کس کا قول ہے۔ ہمیں ان بحثوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کا ہو۔ جو بات بیان کی گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

آٹھواں رکوع

(۱۳ جنوری ۱۹۱۸ء)

حضرت یوسف کا اپنے بھائیوں کو پہچان لینا اور ان کا نہ پہچاننا

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ○ یوسف کے بھائیوں کو آخر خدا تعالیٰ کھینچ کر ان کے پاس لے آیا۔ پس جب یوسف کے بھائی اس کے سامنے حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں پہچان لیا مگر انہوں نے یوسف کو نہ پہچانا۔ اور نہ سمجھے کہ کون ہے۔ اس آیت میں

اللہ نے یہ بتایا ہے۔ کہ ہم نے یوسفؑ کو ایسی اعلےٰ شان اور رتبہ عطا کیا تھا۔ کہ اس کے بھائی بھی اس کو نہ پہچان سکے۔ چنانچہ ایک تو حضرت یوسفؑ بچپن کے زمانہ میں ان سے علیحدہ ہوئے تھے۔ اس لئے عمر کا اثر تھا۔ دوسرے انکو اتنا بڑا درجہ ملگیا تھا۔ اور خدا نے ایسی شان دیدی تھی کہ وہ پہچان نہ سکے۔ مگر انکی اپنی حالت ویسی کی ویسی ہی تھی۔ جیسی کہ اسوقت تھی۔ جب انہوں نے یوسفؑ کو کوئیں میں ڈالا تھا اس لئے حضرت یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا۔ اسی بات کے بتانے کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ نہ پہچان سکے۔ مگر یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا۔ کیونکہ ان کی تو وہی حالت تھی۔ مگر یوسفؑ کی شان بہت بلند ہو چکی تھی۔ مفسرین نے اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے نہ پہچاننے کی کئی وجوہات لکھی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ان کو ڈاڑھی نکل آئی تھی۔ کوئی کہتا ہے۔ بہت فربے ہو گئے تھے کوئی کہتا ہے۔ انکی شکل میں تغیر ہو گیا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کے پہچان لینے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں۔ کہ پہلے انہوں نے ان کے باپ کا نام دریافت کر لیا تھا۔ اس لئے پہچان لیا۔ حالانکہ اگر یہی بات ہوتی تو خدا تعالےٰ کو بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے تو کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا۔ کہ انہوں نے تو خود بڑے بننے کے لئے یوسفؑ کو ہلاک کرنا چاہا تھا۔ لیکن خدا نے اسکو ایسا درجہ دیا۔ اور ایسی شان عطا کی۔ کہ وہ پہچان ہی نہ سکے۔ اور ان کی اپنی حالت وہی رہی جو پہلے تھی۔ اس لئے تو اس سے حضرت یوسفؑ کی شان کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے۔

حضرت یوسفؑ کا اپنے بھائی کو بلوانا

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

جَهَاز - مردوے۔ دلھن یا مسافر کے ساتھ جو سامان دیا جاتا ہے۔ اُسے کہتے ہیں +

حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کی بہت خاطر داری کی۔ اور جب چلے تو علاوہ غلہ کے کچھ کھانے پینے کا سامان ساتھ کر دیا۔ اور کہا کہ اگر اب آؤ۔ تو اپنے چھوٹے بھائی کو جو تمہارے باپ سے ہے۔ اپنے ساتھ لانا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں کیسا پورا ناپ کر دیتا ہوں اور پھر کیسی خاطر تواضع کرتا ہوں۔ یہ اپنا عادل ہونا اور احسان کرنا بتلاتا ہے۔ اور سزا یہ تجویز کی ہے۔ کہ اگر تم بھائی کو میرے پاس نہ لائے تو پھر میرے پاس نہ آنا۔ اس صورت میں تمہیں کوئی غلہ نہ ملیگا۔ یہی دو تو طریق ہوتے ہیں بات منوانے کے یعنی احسان بتا کر اپنا گرویدہ کرنا۔ یا سزا کا خوف دلا کر اپنا کہا منوانا۔ اور یہ دونوں طریق حضرت یوسفؑ نے استعمال کئے۔

حضرت یوسف پر ایک اعتراض اور اُس کا جواب

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ انہوں نے کہا ہم ضرور ضرور اپنے باپ کو اس بھائی کے لانے کے متعلق دھوکہ دینگے۔ اور ہم ایسا ضرور کرینگے۔ یعنی ایسا کر سکتے ہیں۔ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ حضرت یوسف نے اپنے نوکروں کو کہا کہ ان کی پونجی ان کے بوجھوں میں ہی رکھدو۔ تاکہ جب یہ گھر لوٹ کر جائیں۔ تو اس کو پالیں۔ شاید اس وجہ سے پھر آویں۔ اسپر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں کیا حق تھا کہ بادشاہ کے مال سے مفت غلہ دیدیا۔ اور ان سے کچھ نہ لیا جائے۔ لیکن یہاں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے خود بھی قیمت ادا نہ کر دی تھی۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی ہو۔ پھر اعتراض کرنے کا کونسا موقع ہے۔

حضرت یوسف کے بھائی کو لیجانے کی کوشش

جب وہ گھر واپس آئے۔ تو آکر اپنے باپ کو کہا کہ جب تک آپ ہمارے ساتھ اُس بھائی کو نہ بھیجینگے ہمیں غلہ نہیں ملیگا۔ اور آپ اس کا کوئی فکر نہ کریں۔ ہم اسکی حفاظت کرینگے۔ اس کے جواب میں حضرت یعقوب نے انہیں کہا۔ کہ کیا اس کے معاملہ میں بھی تم ایسی ہی امانتداری دکھاؤ گے۔ جیسا کہ اس کے بھائی کے معاملہ میں اس سے پہلے دکھا چکے ہو۔ تمہاری حفاظت پر مجھے کوئی بھروسہ نہیں۔ اللہ ہی سب سے بہتر محافظ ہے۔ اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب کے اس جواب پر وہ نادم ہو کر خاموش ہو گئے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے اسباب کو کھولا۔ اور انہیں اپنی پونجی کو بھی پایا۔ جو واپس کر دی گئی تھی۔ تو اس حسن سلوک اور احسان سے متاثر ہو کر انہوں نے پھر اپنے باپ سے بھائی کو بھیجنے کی درخواست کی۔ اور کہا۔ اے ہمارے باپ دیکھئے یہ ہے ہماری پونجی جو ہمیں واپس لے گئی ہے۔ ہم اپنے اہل کیلئے اس کے بدلے اناج لائینگے اور اپنے بھائی کی حفاظت کرینگے۔ اور اس کی وجہ سے ایک اونٹ کا بوجھ ہم زیادہ لائینگے۔ حضرت یعقوب نے کہا میں اسوقت تک

نہ بھیجونگا۔ جب تک کہ تم اس کے متعلق میرے ساتھ پکا عہد نہ کرو۔ انہوں نے عہد کیا۔ اس پر حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسف کے بھائی کو ان کے ساتھ بھیجتے ہوئے کہا۔ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

متفرق دروازوں سے داخل ہونیکا حکم دینے کی وجہ

حضرت یوسفؑ کے متعلق حضرت یعقوبؑ کو خدا کی طرف پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ مارے نہیں گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد میں بھی خدا انکو خبر دیتا رہا ہے۔ اب جبکہ انہوں نے یوسفؑ کے بھائی کو بھیجا۔ تو کہا کہ ایک دروازہ میں سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خیال پرانے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ کہ کسی اعلیٰ چیز کو دیکھنے سے اسے نظر لگ جاتی ہے۔ اور احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظر کچھ ہے ہی۔ اور اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ یہی خیال اس زمانہ میں بھی تھا۔ جس کے ازالہ کے لئے انہوں نے متفرق دروازوں سے داخل ہونے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا۔ اس میں کسی وہم کا خیال نہ کرنا خدا کے سوا تمہیں کوئی کفایت نہیں کرسکتا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تمہیں دیا ہے۔ تمہیں اس پہ بھروسہ رکھنا۔ اسی پر تمام بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نظر کے لگنے کیوجہ سے ایسا کیا۔ کیونکہ نحن عصبۃ کہنے والے تو پہلے بھی جا چکے تھے۔ پھر ایک اور کے ملنے سے کیا نظر لگ سکتی تھی۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے سمجھا۔ اگر سب کے ساتھ یوسفؑ اس سے ملا۔ تو ایک دوسرے کو دیکھکر بھائیوں کے جوش ابل پڑینگے اور بات کھل جائیگی۔ اور جس رنگ سے ان کے دوسرے بھائیوں کے لئے عزت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ وہ پورا نہ ہوسکیگا۔ اس کے لئے اگر یہ کہا جائے کہ یہ الگ جائے۔ اور تم سارے الگ۔ تو وہ پوچھینگے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس لئے سب کو اکیلے اکیلے جانے کے لئے کہدیا۔ جس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہ ہو اور مقصد بھی حاصل ہوگیا۔

نواں رکوع

(۱۴ ۔ جنوری ۱۹۱۸ء)

حضرت یوسفؑ کے بھائی کو رکھنے کی تدبیر

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ حضرت یعقوب کی تدبیر کے مطابق یہ لوگ علیحدہ علیحدہ داخل ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب نے بنیامین کو بتادیا تھا۔ کہ تم ان سے پہلے جا ملنا۔ تاکہ الگ مل کر بھائی اپنا جوش نکال لیں۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسفؑ نے انہیں پہلے ہی بلالیا۔ اور کہا میں تمہارا بھائی ہوں تو ہمت شکستہ نہ ہو یا بدحال نہ ہو۔ تکلیف کے دن گذر گئے ہیں جو کچھ تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ اب نہیں کرینگے۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی کو بھی وہ تکلیف ہی دیتے تھے۔ اور تنگ کرتے رہتے تھے۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ○ جب انہوں نے سامان سفر تیار کر کے دیا تو اپنے بھائی کے بورے میں پانی پینے کا برتن رکھدیا۔ پھر ایک منادی کرنے والے نے منادی دی۔ کہ او قافلہ والو تم تو چور ہو۔

عِیْرٌ گدہوں کے قافلہ والوں کو کہتے ہیں۔ لیکن عام طور پر ہر قافلہ کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ مفردات راغب نے لکھا ہے۔ غلہ لیجانے والے قافلہ کو عِیْر کہتے ہیں۔ خواہ گدہوں کا ہو یا اونٹوں یا گھوڑوں کا۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ○ قافلے والے اس آواز دینے والے کیطرف منہ کر کے کھڑے ہوگئے۔ اور کہا کیوں جی تمہاری کیا چیز جاتی رہی۔ انہوں نے کہا۔ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ○ کہ صواع الملک جاتا رہا ہے۔ جو اس کو لائیگا۔ اسکو ایک اونٹ کا بوجھ انعام دلاؤنگا۔ اور میں اس کا ضامن ہوں۔ کہ کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ بظاہر پہلے نرمی سے انہوں نے چیز برآمد کرنی چاہی ہے۔ مگر چونکہ قافلہ والوں کو معلوم نہ تھا۔ کہ ہمارے اسباب میں ہی وہ چیز ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ○ خدا کی قسم ہم کسی فساد کے لئے تو یہاں نہیں آئے تھے۔ کہ اتنی دور آکر چوری کرتے۔ پھر ہم معزز خاندان سے ہیں۔ کوئی چور نہیں ہیں۔ اس پر انہیں کہا گیا قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ○ اگر تم جھوٹے نکلے۔ یعنی تم نے چوری کی۔ تو پھر تمہاری کیا سزا ہونی چاہئیے۔ انہوں نے کہا قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا